جس شخص پر پیشاب کے بعد استبراء لازم ہو، اس کا امام بننا

مجیب: مولانا محمد آصف عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3165

تاریخ اجراء: 06 ربیع الثانی 1446ھ / 10 اکتوبر 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی شخص پر پیشاب کرنے کے بعد استبراء لازم ہو اور اس کے قطرے چلنے سے یا لیٹنے سے، بیٹھنے سے یا قطرے زائل کرنے کے جو بھی طریقے ہیں، ان میں سے کسی بھی طریقے قطرے بالکل زائل ہو جائیں اور اب اس کو یقین ہو جائے کہ کوئی قطرہ نہیں آئے گا تو کیا وہ امامت کروا سکتا ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! اگر اس شخص میں دیگر شرائط امامت پائی جائیں اور وہ فاسق معلن بھی نہ ہو تو ایسا شخص امامت کروا سکتا ہے؛ کیونکہ یہ شخص معذور شرعی نہیں ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ شرعی معذور ہونا اس وقت ثابت ہوتا ہے کہ جب کسی شخص کو وضو توڑ دینے والا کوئی معاملہ اس طرح لاحق ہو جائے کہ ایک نماز کا پورا وقت اس طرح گزر جائے کہ اسے وضو کر کے فرض نماز کی ادائیگی کا موقع ہی نہ مل سکے۔ جبکہ پوچھی گئی صورت میں استبراء کے بعد اس شخص کو قطرے آنا ختم ہو جاتے ہیں، لہٰذا یہ معذور شرعی نہیں۔ اور جو معذور شرعی نہ ہو، وہ عام لوگوں کی امامت کر سکتا ہے جبکہ شرائط امامت اس میں پائی جاتی ہوں اور وہ فاسق معلن بھی نہ ہو۔

فتاوی ہندیہ میں ہے: ”شرط ثبوت العذر ابتداء أن يستوعب استمراره وقت الصلاة كاملا وهو الأظهر كالانقطاع لا يثبت ما لم يستوعب الوقت كله“ یعنی پہلی مرتبہ عذر ثابت ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ ایک نماز کے پورے وقت میں وہ عذر باقی رہے اور یہی بات زیادہ ظاہر ہے، جیسا کہ عذر کا منقطع ہونا بھی اسی وقت ثابت ہوتا ہے جب نماز کے ایک پورے وقت میں وہ عذر منقطع رہے۔ (فتاوی هندية، كتاب الطهارة، ج 1، ص 40، دار الفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: ”ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وُضو کے ساتھ نمازِ فرض ادا نہ کر سکا وہ معذور ہے۔“ (بہار شریعت، ج 01، حصہ 2، ص 385، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

قطرے آنا بند ہو جائیں تو شرعی معذور نہیں، ایسا شخص ہر حدث کے بعد وضو کر کے ہر ایک کی امامت کرواسکتا ہے۔ جیسا کہ سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ”الحمدللہ وحدہ، اذا کان احتشاؤہ یرد مابہ کما وصف فی السؤال فقد خرج عن حد العذر والتحق بالاصحاء یتوضأ لکل حدث ویغسل کل نجس ویؤم کل نفس ولا یعذر فی ترک الاحتشاء بل ھو فریضۃ علیہ کفریضۃ الصلاۃ“ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو یکتا ہے۔ اگر رُوئی رکھنے سے اس کے قطرے ٹپکنے بند ہو جاتے ہیں جیسا کہ سوال میں بیان کیا تو وہ عذر کی حد سے نکل گیا اور صحیح افراد کے ساتھ شامل ہو گیا۔ ہر حدث (اصغر) کے بعد وضو کرے گا اور جہاں نجاست لگی ہو اسے دھوئے گا اور ہر ایک کی امامت کرا سکتا ہے، اس سے رُوئی نہ رکھنے کا عذر قبول نہ ہو گا بلکہ نماز کی طرح روئی رکھنا بھی اس پر ضروری ہے۔“

(فتاوی رضویہ، ج04، ص368، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net